حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کی قوم کی فضیلت
امام ابوحنیفہؒ کی فضیلت، مکران اٹھارہ ہجری میں فتح ہو گیا تھا
اہلِ تشیّع کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے
حکمرانوں کی چاپلوسی کرنے والے علماء سے حدیث نہ لی جائے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 44 سائیڈ A 1985 - 02 - 15)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے[1] اذ نزلت سورۃ الجمعۃ کہ سورہ جمعہ اُتری۔ سورہ جمعہ میں یہ آیت ہے وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم اور لوگ بھی آنے والے ہیں اِن میں ہی سے جو ابھی تک نہیں ملے یا پیدا ہی نہیں ہوئے۔ تو صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ یہ جو فضیلت ہے یہ کن لوگوں کے لیے ہے من ھٰؤلاء یا رسول اللّٰہ قال وفینا سلمان الفارسیؓ اُس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ یہ رہنے والے فارس کے ہیں بخاری شریف میں آتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ''رَامَہُرمُز'' سے ہوں[2] ''رَامَہُرمُز'' مقام کا نام بھی کہا گیا ہے رہنے والی جگہ کا نام یا ان کے خاندان اور قبیلے کا نام۔

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ص ۷۲۷ ، مشکوۃ شریف ص ۵۷۶ [2] بخاری شریف ج ۱ ص ۵۶۲

حق کی جستجو :

تو یہ حضرت سلمان فارسیؓ اپنے علاقے سے چلے تھے صحیح دین کی تلاش میں اور انھوں نے مذہبی کتابیں بھی حاصل کیں پڑھیں ایک یہودی کے پاس رہے اُس سے علم حاصل کیا۔ ایک عیسائی کے پاس رہے اُس سے علم حاصل کیا اور پھر اس نتیجہ پر پہنچے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظاہر ہونے والے ہیں، تو اُن کی تلاش میں اُن کے پاس جانے کے لیے مجھے جانا چاہیے کوشش کرنی چاہیے۔

زبردستی کی غلامی :

تو اس طرف آ رہے تھے کہ اِنھیں اغوا کرلیا گرفتار کرلیا، گرفتار کر کے غلام بنالیا کسی قبیلے نے، پھر اِن کو بیچ دیا اب یہ غلام ہو گئے، کہاں تو یہ آ رہے تھے سچے دین کی طلب میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طلب میں اور کہاں یہ شکل پیدا ہو گئی کہ انھیں اغوا کرلیا۔ اغوا کر کے لے جا کر غلام بنا کر بیچ دیا، اب یہ غلام بن گئے تو جب جناب رسول اللہ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی ہے مدینہ طیبہ میں تو اُس وقت تک دس سے بھی زیادہ اِن کے آقا گزر چکے تھے، ایک نے دوسرے کے ہاتھ دوسرے نے تیسرے کے ہاتھ تیسرے نے چوتھے کے ہاتھ اس طرح بکتے بکتے اتنا نمبر آ چکا تھا۔

معجزہ اور آزادی :

اور انہی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہی کا باغ تھا جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں بوئیں اور اُن پر پھل آ گیا اُسی سال اور یہ آزاد ہو گئے۔

ڈھائی سو برس کی عمر پائی :

عمر مبارک اِن کی بہت بڑی تھی کم از کم ڈھائی سو سال تھی ورنہ اس سے زیادہ ہی زیادہ شمار کی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ جس کو عطا فرما دیں عمر اور صحت یہ اس کی دَین ہے اُس کی عطا ہے، تو یہ مسلمان ہو گئے اور رہے ہیں بہت بعد تک خلفاء کرام کے دور میں بھی رہے ہیں پھر وفات پائی تو حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اُس وقت ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

حضرت سلمان فارسیؓ اور اُن کی قوم کی فضیلت :

تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اِن کے اُوپر رکھا اور فرمایا **لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال من ھٰولاء** اگر ایمان اتنی دور ہو جتنی دُور ثریا ستارہ ہے، ثریا کو پروین بھی کہتے ہیں ایران میں فارسی زبان میں، تو جتنی دور

وہ ستارہ ہے تو بھی اِن میں سے ایسے لوگ ہیں کہ جو اُس کو پالیں گے حاصل کرلیں گے تو یہ انتہائی پرواز ہوئی گویا ایک طرح سے اور یہ پرواز جو ہوتی ہے یہ سمجھداری اور فقاہت کہلاتی ہے ذہنی پرواز کہلاتی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحؒ کی فضیلت :

بلکہ یہ بھی کہتے ہیں اس حدیث کے بارے میں کہ یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ خبر دے رہے ہیں اور یہ مشابہت بنتی ہے ان سے کیونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی فارسی تھے۔ اُن کے دادا یہاں کابل سے چلے گئے اور پھر اُدھر رہنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وہاں تشریف لائے ہیں تو اِن کے دادا پیدا ہوئے یا والد پیدا ہوئے اُن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا انھوں نے دُعا بھی دی۔ وہ کہتے ہیں کہ ان دُعاؤں کا اثر ہے اور اس حدیث میں بھی ذکر آ چکا ہے تو فقاہت جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہے وہ سب سے بلند ہے۔

سب فقہاء امام اعظمؒ کی رُوحانی اولاد ہیں :

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقہاء جو ہیں سب کے سب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں یعنی فقاہت سمجھداری دین کی، اجتہاد، طرزِ استدلال یہ اس کے سیکھنے میں سمجھانے میں مشق کرانے میں وہ سب سے پہلے ہیں اور بعد میں باقی سب، تو سب کے سب گویا اُن کی فکری اولاد ہوگئیں اور انھوں نے علم کس سے لیا ہے؟ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے، شعبی سے۔ ابراہیم نخعی چھوٹی عمر کے تھے شعبی بڑی عمر کے تھے، اور بڑی عمر کے بھی تھے اور زیادہ دیر تک زندہ بھی رہے۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے آخری حصہ میں وفات پا گئے یعنی اَدھیڑ عمر میں ان کی وفات ہوگئی بڑھاپے کو نہیں پہنچ سکے شعبی رحمۃ اللہ علیہ بہت حیات رہے تو اُن سے بھی سیکھی ہیں حدیثیں اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سیکھی ہیں حدیثیں۔ ان حضرات نے علقمہؒ اور اسودؒ سے اور انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے تو علم کے لیے سفر کر کے جانا حج کے موقع پر اور وہاں رہنا، سیکھنا روایات کا، اور پوچھ گچھ کرنی معلومات کرنی اشکالات رفع کرنا یہ کام ہوتا رہا۔

کوفہ.... علمی مرکز :

تو کوفہ میں بہت بڑا علمی مرکز بن گیا ان حضرات کی وجہ سے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں آئے ہیں تو سُرّ من کثرت فقهائها وہاں فقہاء کی کثرت سے بہت خوش ہوئے ہیں اس میں آتا تھا کہ بہت بڑی تعداد تھی ایسی کہ جو سیکھ رہے تھے اور اربع مائةٍ قدفقهوا چار سو ایسے تھے جو درجہ فقاہت کو پہنچ گئے تھے۔

ابن مسعودؓ اور قرآن :

اور عبداللہ بن مسعودؓ وہ ہیں کہ جن کے بارے میں آتا ہے کہ میں اپنی اُمت کے لیے اس چیز پر راضی ہوں جس پر ابن مسعودؓ راضی ہوں اور فرمایا کہ جو قرآن پاک تر و تازہ جیسے کہ اُترا ہے ویسے پڑھنا چاہے تو چاہیے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت پر پڑھے تو آقائے نامدار ﷺ کی بہت تعریفیں ہیں اِن کے بارے میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اِن سے بڑا تعلق تھا پاس رکھنا چاہتے تھے، فقاہت میں درجہ اتنا بڑا ہے کہ چاروں خلفاء کے بعد کتابوں میں اِن کا نام لکھا جاتا ہے تو علمی اعتبار سے اتنا بلند پایہ ہے اِن کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب کوفہ آباد کیا تو جتنے مجاہدین تھے یہاں عراق کی سائیڈ میں یہ آذر بائیجان کا علاقہ، خراسان کا علاقہ، ایران کا، افغانستان کا، پھر نیچے سندھ کا حصہ، مکران کا کچھ حصہ جو کہ بلوچستان میں ہے۔

مکران ۱۸ھ میں فتح ہو گیا تھا :

اور یہ مکران ۱۸ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہو گیا تھا تو اِن علاقوں میں جو حضرات تھے عرب اور صحابہ کرام اُن کو آپ نے تحریر فرمایا کہ ایسی جگہ جہاں کی آب و ہوا یہاں (عرب) کی آب و ہوا سے ملتی جلتی ہو وہ انتخاب کرو اور اُس کو تم مرکز بنالو، تو کوفہ کو پسند کیا گیا اور کوفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الاٹمنٹ کر دی زمینوں کی کیونکہ جو زمین کسی کی ملک نہیں اس کی اصل مالک حکومت ہوتی ہے۔ اس کو حکومت نے اِن حضرات کو دے دیا تو انھوں نے یہاں اپنے مکانات وغیرہ بنالیے رہائش اختیار کرلی تو یہ پندرہ سو (۱۵۰۰) صحابہ کرام کی تعداد شمار کی گئی تو یہ بہت بڑا علاقہ تھا جسے یہ کنٹرول کرتے تھے، تو بصرہ اور کوفہ یہ اُن کے گویا فوجی ہیڈ کوارٹر تھے ایک طرح کے، تو اس میں وہ رہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب آئے ہیں مدینہ منورہ سے تو اُن کے ساتھ جو صحابہ کرامؓ آئے ہیں وہ بھی یہاں رہے اس طرح ان کی تعداد بڑھتے بڑھتے پندرہ سو (۱۵۰۰) ہو گئی۔ اب یہاں کی معلومات جو ہیں کوفہ کی وہ بہت زیادہ ہیں امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میں فلاں جگہ اتنی دفعہ گیا فلاں جگہ اتنی دفعہ گیا۔

امام بخاریؒ اور کوفہ :

کوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ **لا احصی مادخلت الکوفۃ** میں شمار نہیں کر سکتا جتنی دفعہ میں کوفہ گیا ہوں۔

قراءۃ سبعہ، عشرۃ اور کوفہ :

اور قراءات سبعہ میں سے تین قاری جو ہیں فقط کوفہ کے ہیں اور قراءات عشرۃ جو ہیں اُن میں سے چار قاری فقط

کوفہ کے ہیں باقی ساری دنیا میں سے، اور دوسرا شہر کوئی نہیں ہے جہاں اتنی بڑی تعداد صحابہ کرام کی رہی ہو جتنی بڑی تعداد کوفہ میں رہی ہے تو اس بناء پر کوفہ بہت بڑا علمی مرکز ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور کوفہ :

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہاں پیدا ہوئے انھوں نے صحیح علم حاصل کیا شیعوں سے بچ کر اور باطل فرقوں سے بچ کر صحیح چیز حاصل کی اور صحیح پر جمے رہے۔

امام ابوحنیفہؒ کی نصیحت.....اہلِ تشیع سے بچو :

بلکہ آتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے حضرات میں سے ہیں بہت بڑے مجاہد تھے وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بھی تھے وہ کہتے ہیں میرے سامنے ابو عصمہؒ نے پوچھا **ممن تأمرنی ان اسمع الآثار** کس سے میں حدیثیں سنو تو انھوں نے جواب دیا **من کل عدل ......الاالشیعة** ہر عادل آدمی سے سن سکتے ہو اگر بدعتی بھی ہے مگر معتدل ہے وہ، تو اس سے حدیث لے سکتے ہو سوائے شیعہ کے۔ **فان اصل عقید تھم تضلیل اصحاب محمد** ﷺ ان کا اصل عقیدہ یہ ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو گمراہ ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

چاپلوسی کرنے والے علماء سے بھی حدیث نہ لی جائے :

ومن اتی السلطان طائعاً جو بادشاہ کے پاس جائے اطاعت (اور چاپلوسی) کرتا ہو، اطاعت کے انداز میں جائے جھک کر جائے اس سے بھی مت لینا حدیث اور ارشاد فرمایا **اَما انی لا اقول انھم یکذ بون** میں یہ نہیں کہتا کہ یہ جا کر جھوٹ بولتے ہیں بادشاہ سے **اویأمرونھم بما لا ینبغی** یا انھیں ایسی باتوں کا حکم دیتے ہیں جو نہ ہونی چاہیں نامناسب باتوں کا مشورہ دیتے ہیں یہ بھی میں نہیں کہتا لیکن خرابی یہ ہے **وطّؤالھم** ان (بادشاہوں) کے واسطے ان لوگوں نے زمین ہموار کردی **حتی انقادتِ العامة بھم** حتیٰ کہ عام لوگ جو تھے وہ سمجھنے لگے کہ جو بادشاہ کہتا ہے وہ ٹھیک ہے۔ صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ، باطل اور حق کی تمیز گویا آپ لوگ نہیں کر سکتے۔ دیکھتے ہیں بڑا آدمی جارہا ہے دیندار آدمی جارہا ہے اور اس میں یہ خوبی ہے اس لیے یہ ضرور دین ہی کی بات کرتا ہوگا ضرور سچا ہوگا فرمایا **فھذان لا ینبغی ان یکونامن ائمة المسلمین** یہ دو طبقے ایسے ہیں کہ جنہیں حدیث کے، اسلام کے، مسلمانوں کے ائمہ میں شمار نہیں کرنا چاہے ان سے حدیث نہ لیں۔ اب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں اجتہاد، فقاہت، سمجھ کی گہرائی یہ خدا کی دَین ہے اور ان کی بات سب کو ماننی پڑتی ہے۔

امام اعظمؒ کے بارے میں امام رازیؒ کی رائے :

یہ جو ہیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ یہ ہیں تو شافعی لیکن امام صاحب کے بڑے مداح ہیں اور بڑی تعریف کرتے تھے۔فقاہت جہاں آئی ہے معقولات سے جہاں بحث ہوئی ہے تو ایسے مقامات پر اُن کو بڑا لطف آیا تو انھوں بہت واقعات لکھے ہیں امام اعظمؒ کے۔ایک قصہ لکھا ہے ایک آدمی نے قسم کھالی کہ میں تجھ سے بولوں بولنے میں پہل کروں تو میرا غلام آزاد، بیوی نے بھی قسم کھالی جواب میں،تو یہ مسئلہ پیش ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ : افسوس کہ اس سے آگے درس کیسٹ میں ٹیپ نہیں ہو سکا۔